یاسمین حمید

پوری رات سوچنے کے بعد (نثری نظم)

پوری رات کا جاگا ہوا بھی
پورا دن نہیں سو سکتا
دن کی اپنی مجبوریاں ہیں اور
اپنے رسم و رواج

اپنی جان لینا
آسان ہے یا مشکل
پوری رات سوچنے اور فیصلہ کرنے کے لئے کم نہیں ہوتی

بھوک سے سُتے ہوئے پیٹ
اور غلامی سے بندھی ہوئی آنکھیں
یا توہین کے کیچڑ میں لت پت دماغ
بارود بن کر
شاید انتقام ہی نہیں لیتے
اپنے اندر کے ایک گھبرائے ہوئے
یا ایک محدود انسان کو مطمئن بھی کر دیتے ہیں

کبھی کبھی گھبرائے ہوئے لوگ

اپنی جان لینے کے خیال سے بھی
مطمئن نہیں ہوتے

جس دریا کی شوریدہ سری
تنگنائے میں نہیں سما سکتی
وہی پہاڑ کاٹتا ہے
اور آگے چل کر زمینیں سیراب کرتا ہے
مگر کسی کو زندگی دے کر بھی تو
جان سے جایا جا سکتا ہے

پوری رات سوچنے اور فیصلہ کرنے کے بعد
جب ہم دن دہاڑے کسی اور کے ہاتھوں قتل ہوئے
تو ہم نے
اس کا قصوروار خود کو ٹھہرایا